بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر ۳۹۳

طلاق

قرآن وحدیث کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف
حکیم محمد اسرائیل ندوی

ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور ضلع راجن پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں درج ذیل فتویٰ صادر فرمایا تھا جو مقالات وفتاویٰ' مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب کے صفحہ نمبر ۳۴۷ سے نقل کیا جارہا ہے۔

ایک مجلس کی تین طلاقیں

سوال: ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں یا ایک ہی مجلس میں الگ الگ تین طلاقیں دینا حرام ہیں اور ایسا کرنے والے کو گناہ گار سمجھا جاتا ہے لیکن جمہور علماء کا اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے' بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں' بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور جب کہ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ اس سے طلاق بالکل واقع ہوتی ہی نہیں کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریقہ کے خلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ صحیح حکم کیا ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنی عورت کو ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو اسے ایک طلاق شمار کیا جائے گا کیونکہ صحیح مسلم میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد (دور) میں' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک تین طلاقوں کو ایک ہی قرار دیا جاتا تھا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس مسئلہ میں جلد بازی سے کام لینا شروع کر دیا ہے' جس میں ان کے لئے مہلت تھی' لہٰذا اس کو اگر ہم نافذ کر دیں تو؟...... چنانچہ انہوں نے اسے نافذ کر دیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں اور دیگر اہل علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت ثابت ہے۔ سیرت نگار امام محمد بن اسحٰق کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے اس بات کو بھی اختیار کیا ہے کہ دوسری اور تیسری طلاقیں نکاح یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور پھر اس کے انہوں نے کئی اسباب ذکر کئے ہیں لیکن میرے علم کے مطابق آپ کے اس دوسرے قول کی ادلۂ شرعیہ میں سے کسی دلیل سے تائید نہیں ہوتی' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی کسی کا قول اس کی تائید میں نہیں ہے' لہٰذا صحیح بات بس یہی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۹۳

طلاق

www.kitabosunnat.com

قرآن و حدیث کی روشنی میں

تالیف

حکیم محمد اسرائیل ندوی

تسہیل و تزئین

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام
جام پور، ضلع راجن پور
فون 060-4567218 موبائل 0333-8556473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	----------	طلاق
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
باہتمام	----------	مکتبہ محمدیہ Mob:0300-4826023
طبع سوم	----------	جون 2011ء
تعداد	----------	3300
ناشر	----------	ادارہ تبلیغ اسلام جام پور
ہدیہ	----------	تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک صرف

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور سے منگوائیں۔

فون 060-4567218 موبائل 0333-8556473

کراچی میں رابطے کے لئے

کراچی کے احباب ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کا لٹریچر حاصل کرنے اور

ادارہ سے تعاون کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں

محترم جناب شیخ شکیل الیاس صاحب دوائی والے

شکیل ٹریڈرز کچھی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی فون 0321-9272265

راولپنڈی میں رابطے کے لئے

راولپنڈی اسلام آباد اور قرب وجوار کے احباب ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

کا لٹریچر حاصل کرنے اور ادارہ سے مالی تعاون کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں

محترم جناب سید انصار احمد صاحب

امیر انتظامیہ جامع مسجد محمدی گلی نمبر 5 [illegible]

فون 0322-5143240/051-5470144

مکتبہ الرحمانیہ

نمبر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض ناشر	۴
حسن معاشرت	۶
زوجین کے درمیان مصالحت	۸
شرعی (پنچ) پنچایتیں	۹
طلاق ناپسندیدہ فعل ہے	۹
طلاق دینے کا شرعی طریقہ	۹
تین طلاق دینے کا شرعی طریقہ	۱۰
خُلع کا بیان	۱۱
بلاوجہ خُلع کرانے پر وعید	۱۲
عدت خلع	۱۲
زمانۂ جاہلیت کی طلاق	۱۳
اکٹھی تین طلاقوں کی شرعی حیثیت	۱۴
ایک مجلس کی تین طلاق کا شرعی حکم	۱۵
قرآن کی رو سے پہلی دلیل	۱۵
دوسری دلیل	۲۱
ایک مجلس کی تین طلاق احادیث کی روشنی میں	۲۳
فقہائے کوفہ کے مہر پر تاجدار مدینہ کے مہر کو ترجیح	۲۹
عورت صرف شرعی طریقہ پر حلال ہوتی ہے	۲۹
مروجہ حلالہ کی حرمت و مذمت پر فرمان رسول ﷺ	۳۰
عدت کا بیان	۳۲
مطلقہ عورت اولاد کی پرورش کرنا	۳۴
بچوں کی پرورش کا حقدار کون؟	۳۶
طلاق نامہ	۳۸
اکٹھی تین طلاقیں صرف ایک شمار ہوگی	۴۳
ایک مجلس کی تین طلاق ایک طلاق شمار ہوتی ہے	۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

طلاق کا مسئلہ قرآن وحدیث میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اور اکٹھی تین طلاقیں دینا شرعی لحاظ سے سخت ناپسندیدہ فعل ہے' اگر کوئی شخص جہالت اور نادانی کی وجہ سے اکٹھی تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ ایک ہی واقع ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنے دور مبارک میں اسی طرح فیصلہ دیا تھا' آپ ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالوں میں بھی اسی کے مطابق فیصلہ ہوتا رہا' تین طلاق کا قانون مقرر کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگ اس عرصہ میں پوری طرح سوچ سمجھ لیں شاید اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اتحاد (صلح) کی کوئی صورت پیدا فرما دے۔

ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دینا شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے خلاف ہے اور اس قسم کی تینوں طلاقوں کو تین ہی قرار دے کر میاں بیوی کے درمیان جدائی کروا دینا اور پھر ان کو مروجہ حلالہ کی ترغیب دینا (بیک وقت تینوں طلاق دینے سے) بھی زیادہ شنیع وقبیح فعل ہے لیکن تقلید کی جکڑ بندیوں نے علمائے مقلدین کی آنکھوں پر پٹیاں باندھی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہ صحیح فتویٰ دینے سے گریزاں رہتے ہیں۔

ہمارے نزدیک کتاب وسنت کی روشنی میں مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک طلاق رجعی شمار ہوتی ہے کتاب ہذا (طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں) مسلمانوں کے فائدے کے لئے تیسری مرتبہ شائع کی جا رہی ہے۔

قارئین سے التماس ہے کہ کتاب ہذا سے استفادہ کرتے وقت مؤلف ناشر اور معاونین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محمد یٰسین راہی
مدیر ادارہ تبلیغ اسلام' جام پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ اَمَّا بَعْدُ!

نکاح وہ مضبوط رشتہ ہے جس کے ذریعہ مرد اور عورت دونوں اسلامی قانون کے تحت ایک دوسرے سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے الفت ومحبت اور رحمت ومودت کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے اطمینان وسکون حاصل کر کے امن وچین اور راحت وسکون کی زندگی گذار سکیں۔

جہاں اسلام نے مردوں کو حکم دیا ہے کہ

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النسآء: ۱۹) ''عورتوں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو۔''

تو وہاں عورتوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی پوری پوری اطاعت وفرمانبرداری کریں اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ۔

(البقرة: ۲۲۸)

''جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ایسے ہی عورتوں کے بھی ان پر دستور کے موافق حقوق ہیں' مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حسن معاشرت

اسلام کی رو سے عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے اور حسنِ سلوک سے پیش آنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النسآء: ١٩) ''عورتوں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرو۔'' مَتَاعًاۢ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ٥ (البقرة: ٢٣٦) ''نیک لوگوں پر حق ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔''

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ۔ (البقرة: ٢٣١)

''پس تم ان کو اچھے طریقہ سے رکھ لو یا شریفانہ طرز سے چھوڑ دو اور دکھ دینے کے لئے ان کو مت روکنا کہ تم ظلم کرنے لگو اور جو کوئی یہ کرے گا تو اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا۔''

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (البقرة: ٢٢٩) ''اگر رکھو تو اچھی طرح رکھو اور اگر گذارہ نہ ہوسکتا ہو تو تفریق کر لو لیکن ہر حالت میں حسنِ سلوک کو مدنظر رکھو کسی پر ظلم نہ کرو۔''

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ۔ (الطلاق: ٢) ''پس تم ان کو اچھے طریقہ سے رکھ لو یا شریفانہ طرز سے علیحدہ کر دو۔''

اس بارہ میں رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کی چند ایک احادیث درج کی جاتی ہیں:

① عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا۔ (بخاری ج٢ ص ٧٧٩' مسلم ج١ ص ٤٧٥)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے معاملہ میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں ہیں' پھر اگر تم اس کے سیدھا کرنے کا ارادہ کرو گے تو اس کو توڑ ڈالو گے اور اگر اسی حالت میں چھوڑ دیا تو وہ پسلی ہمیشہ ٹیڑھی حالت پر باقی رہے گی' پس عورتوں کے بارہ میں بھلائی کی وصیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو قبول کرو۔"

② عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ (احمد، ابوداود، ابن ماجه)

"سیدنا معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر ہماری عورتوں کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کھانا کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب کپڑا پہنو تو اسے بھی کپڑے پہناؤ اور اس کے چہرہ پر طمانچہ نہ مارو اور نہ ہی اسے برا بھلا کہو اور گھر کے علاوہ اسے اکیلی نہ چھوڑو۔"

③ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ فِيْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ۔ (رواه مسلم ج ۱ ص ٤٧٥)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار خاوند ایماندار بیوی سے بغض نہ رکھے اگر (اس کی) کسی عادت سے ناراض ہوتا ہے تو (کسی) دوسری خصلت سے خوش (بھی ہوتا) ہوگا۔"

④ نَفْقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهِ صَدَقَةٌ۔ (ترمذی ج۳ ص ۱۳۵ مع تحفة الاحوذی طبع دہلی) سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

⑤ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عَيَالِهِ۔ (ترمذی مع تحفة الاحوذی ج۳ ص ۳۰٦ طبع دہلی) ایک روایت میں ہے سب سے افضل وہ دینار ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔

⑥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ۔ (ترمذی مع تحفة الاحوذی ج۳ ص ۳۰٦ طبع دہلی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان والوں میں ایماندار وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ مہربانی اور بھلائی کرنے والا ہے۔''

④عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَإِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ۔ (رواه مسلم)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے معاملہ میں بھلائی کی وصیت قبول کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امان پر تم نے ان کو اپنے قبضہ میں لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔''

زوجین کے درمیان مصالحت

اگر شوہر اور بیوی میں ناچاقی ہو اور قصور اور غلطی عورت کی ہو تو عورت کو نصیحت کی جائے، رہن سہن میں علیحدگی اختیار کی جائے، اس کو تنبیہ کی جائے اور ڈرایا جائے اگر یہ تدابیر کارگر ثابت ہوں اور عورت راہِ راست پر آجائے تو بہت ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ﴿النسآء: ٣٤﴾

''اور جن عورتوں کی نافرمانی اور شرارتوں کا تمہیں خوف ہو تو انہیں وعظ و نصیحت کرو اور ان کو علیحدہ بستر پر چھوڑ دو اور تم ان کو مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو بے جا الزام لگانے کا راستہ تلاش نہ کرو۔''

اگر ناچاقی میاں بیوی میں دونوں کی طرف سے ہو اور دونوں قصوروار ہوں تو ایک حَکَم (وکیل، منصف) مرد کی طرف سے اور ایک حَکَم (وکیل، منصف) عورت کی طرف سے مقرر کئے جائیں اور وہ مصالحت کی پوری پوری کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا۔ (النسآء: ٣٥)

''اور اگر شوہر بیوی میں مخالفت پاؤ تو ایک منصف مرد کے کنبہ سے تجویز کرو اور ایک عورت کے کنبہ سے اگر وہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو صلح کی توفیق دے گا۔''

اگر ان منصفوں سے فیصلہ نہ ہو سکے تو اس قضیے کو علماء کے سپرد کر دیا جائے تا کہ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا کوئی بہترین حل پیش کر سکیں۔

شرعی (پنچ) پنچایتیں

ہمارے ملک میں اسلامی حکومت نہیں ہے جو مسلمانوں کے مقدمات کا اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کر سکے، اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ صوبائی، علاقائی، شرعی پنچایتیں (پنچ) قائم کریں، جن میں ماہر علماء کی ایک جماعت شامل ہو اور صوبائی وعلاقائی سرپنچوں کو حکم (جج) کا درجہ حاصل ہو جو مسلمانوں کے تمام جھگڑوں کا فیصلہ قرآن وحدیث کے مطابق انجام دیں اور کوشش کریں کہ حکومت ان کو پوری طرح تسلیم کرے۔

طلاق ناپسندیدہ ہے

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ (ابوداود مع عون المعبود ج ١ ص ٢٢١ طبع انصاری دهلی)

''حلال چیزوں میں سب سے مبغوض ترین چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔''

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے والے مرد کو چاہیے کہ وہ طلاق کا شرعی طریقہ اختیار کرے اور طلاق کا شرعی اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① صرف ایک طلاق دی جائے یعنی شوہر بیوی سے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی۔ اس پر طلاق ہو جائے گی بس ایک طلاق دینے ہی پر اکتفا کرے۔ (سورۃ طلاق: ۱)

② طلاق حالتِ طہر (یعنی ماہواری کے بعد پاکی کی حالت) میں دی جائے جس میں شوہر نے مجامعت نہ کی ہو۔ (بخاری)

③ طلاق دو عادل گواہوں کی موجودگی میں دی جائے۔ (الطلاق: ۲)

④ طلاق دینے کے بعد عورت کو عدت گذارنا ہوگی عدت تین ماہواری تک ہے لیکن حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور اگر عورت کو ایام ماہواری نہ آتے ہوں (حیض نہ آتا ہو) تو اس کی عدت تین قمری ماہ تک ہے۔ عدت کے دوران مرد رجوع کر سکتا ہے۔ رجوع کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے رجوع کر لیا اور رجوع بھی دو عادل گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے۔ (سورۃ بقرۃ: ۲۲۸' سورۃ طلاق: ٤' سورۃ احزاب: ٤٩)

⑤ رجوع نہ کرنے کی صورت میں عدت گذارتے ہی عورت مرد سے جدا ہو جائے گی لیکن یہ ایک طلاق ہوگی اگر مرد و عورت دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۳۱' سورۃ طلاق: ۲' سورۃ بقرۃ: ۲۳۲)

تین طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق کا صحیح ترین طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے لیکن اگر کسی شخص نے تین طلاقیں ہی دینا ہیں تو وہ تین طہروں یعنی تین مہینوں میں (علیحدہ علیحدہ) تین طلاقیں دے سکتا ہے' امام نسائی رحمہ اللہ ''باب طلاق السنہ'' کے تحت حدیث بیان فرماتے ہیں کہ:

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مسنون طلاق یہ ہے کہ طہر (پاکی) کی حالت میں بغیر ہم بستری کئے ایک طلاق دے' پھر ماہواری کے بعد پاکی میں دوسری طلاق دے اور پھر اسی طرح تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے۔'' (سنن نسائی ج۲ ص ۸۰)

اس طرح تین طلاقیں دینے سے طلاق مغلظہ واقع ہو جاتی ہے اور عورت مرد پر قطعی طور پر حرام ہو جاتی ہے۔ (اور وہ عورت آج کے دور میں مروجہ حلالہ سے بھی حلال نہیں ہوگی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُلع کا بیان

اسلام نے جس طرح مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے' اسی طرح عورت کو بھی خلع کا حق عنایت کیا ہے اور یہ مجبوراً اسی صورت میں ہے جبکہ میاں بیوی کے درمیان گذارہ نہ ہو سکے اور عورت شوہر سے نفرت کرے اور بغض رکھے اور ان میں ایک ساتھ رہنے میں دیگر بہت سی خرابیاں لاحق ہوں تو ایسی حالت میں عورت کچھ مال یا روپیہ وغیرہ دے کر شوہر سے چھٹکارا حاصل کر لے' خواہ وہ رقم مہر ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔ اس صورت کو اصطلاح شریعت میں خلع کہا جاتا ہے' خلع کا ذکر قرآن مجید میں آیت طلاق کے ضمن میں اس طرح آیا ہے۔

فَإِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔ (البقرة: ٢٢٩)

''پھر اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو ادا نہیں کریں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے کر رخصت لے (چھٹکارا حاصل کرے)۔''

خلع نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بھی ہوا ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

(بخاری کتاب الطلاق باب الخلع و کیف الطلاق فیہ)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں ثابت بن قیس کے دین واخلاق میں کوئی عیب نہیں لگاتی' لیکن اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو باغ ثابت نے (تجھے مہر میں) دیا ہے کیا تم وہ واپس کر دو گی' اس نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ ہاں، رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا کہ باغ واپس لے لو اور اسے طلاق دے دو۔''

بلاوجہ خُلع کرانے پر وعید

جس طرح طلاق کے معاملہ میں مردوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ بہت ہی تدبر کے ساتھ طلاق کے بارہ میں فیصلہ کریں، بالکل اسی طرح عورتوں کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ خلع کے معاملہ میں جلدی نہ کریں اور بغیر کسی معقول وجہ کے خلع کا مطالبہ نہ کریں۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (ابو داؤد)

''جو عورت اپنے شوہر سے ایسی صورت میں طلاق طلب کرتی ہے کہ شوہر کی طرف سے اسے کوئی تکلیف نہ پہنچ رہی ہو تو اس عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

عدت خلع

خلع طلاق نہیں بلکہ فسخ نکاح ہے، خلع کے بعد عورت جو عدت گذارتی ہے، اسے عدت خلع کہتے ہیں اور وہ عدت ایک حیض ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔ (ترمذی مع تحفة الاحوذی ج ۲ ص ۲۱٦ طبع دهلی واخرجه ابوداود و سكت عنه هو والمنذری كذا فی تحفة الاحوذی شرح ترمذی ج ۲ ص ۲۱٦)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے دور میں خلع کیا تو آپ ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گذارنے کا ارشاد فرمایا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خلع لینے والی عورت کی عدت طلاق لینے والی عورت سے الگ ہے اور وہ ایک حیض ہے۔

زمانۂ جاہلیت کی طلاق

زمانہ جاہلیت میں طلاق کی کوئی حد اور تعداد مقرر نہیں تھی بلکہ تین سے لے کر سو سے بھی زیادہ جس طرح چاہتے دے دیا کرتے تھے مگر پھر بھی رجعت کا حق باقی رہتا تھا' اسلام نے اس کی اصلاح فرمائی اور اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الخ سے اس غلط طریقہ کو منسوخ کر دیا' یہ مضمون دو احادیث میں ہے۔ ایک کو تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے' جس کی سند میں علی بن حسین بن واقد ہے جو ضعیف ہے جیسا کہ نیل الاوطار' جلد ۶ ص ۲۶۷ میں ہے: فِی اِسْنَادِہٖ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَفِیْہِ مَقَالٌ۔

اسی طرح امام منذری فرماتے ہیں جیسا کہ عون المعبود ج ۲ ص ۲۲۶ اور زاد المعاد ج ص ۶۰ میں ہے: فِیْہِ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَضُعْفُہٗ مَعْلُوْمٌ۔ انتہی

دوسری روایت کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ج ۲ ص ۲۱۹ پر نقل کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں بلکہ مرسل ہے۔ رواہ الترمذی ورواہ ایضا عن عروۃ مرسلا وذکر انہ اصح۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۱۷۸ طبع مصر)

اگر ان احادیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی یہ ہمارے موقف کے خلاف نہیں کیونکہ ان احادیث میں ہے کہ لوگ جاہلیت میں بہت سی طلاقیں دے ڈالتے تھے تین یا سو یا زیادہ' اور بغیر عدت کے مراجعت بھی کر لیا کرتے تھے' مگر اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ نے اس جہالت والے اس طریقہ کو منسوخ کر دیا اور حد مقرر کر دی کہ دو طلاق تک حق رجعت ہے اور تیسری کے بعد حق رجعت ختم ہے۔

① اس میں یہ کہاں ہے کہ اگر ایک مجلس میں تین طلاق دی جائیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو عہد نبوی وصدیقی اور شروع عہدِ فاروقی میں اس کے خلاف کیوں عمل ہوتا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اگر یہی مطلب ہوتا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ کیوں فرماتے:

إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ أَنَاةٌ۔

"یعنی لوگوں نے طلاق کے معاملے میں جلد بازی شروع کر دی حالانکہ ان کے لئے اس میں ڈھیل اور مہلت تھی۔"

اور سنن سعید بن منصور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا صریح اعلان موجود ہے کہ جو آدمی ایک مجلس میں تین طلاق دے ڈالے تو ہم اسے کتاب اللہ کی رو سے ایک ہی قرار دیں۔

يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ لَوْ حَمَلْنَاهُمْ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ۔ (سنن سعید ۳/ ۱/ ۲۵۹ طبع مجلس علمی دالجیل الهند)

اس لیے ایک مجلس کی اکٹھی تین طلاقیں قرآن کی رو سے ایک ہی واقع ہوتی ہے اور اس کا ارادہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا تھا کہ ایک مجلس کی تین طلاق کو قرآن کے مطابق ایک ہی قرار دوں۔

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِيْ مَجْلِسٍ أَنْ أَجْعَلَهَا وَاحِدَةً وَلٰكِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فَأُلْزِمُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا أَلْزَمَ نَفْسَهُ۔ (سنن سعید ۱/ ۲۵۹)

"جب شوہر اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دے تو میں اسے ایک قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے نفسوں پر جاری کیا تو میں بھی ہر نفس پر اس چیز کو لازم کرتا ہوں جو ہر نفس نے لازم کیا۔"

اکٹھی تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

حقیقت میں شریعت نے جس طلاق کو مغلظہ بائنہ قرار دیا ہے وہ تین مرتبہ اور تین وقفوں (PERIODS) کے ساتھ دی جانے والی الگ الگ طلاقیں ہیں نہ کہ ایک وقت اور ایک ہی سانس میں دی جانے والی تین طلاقیں۔

اسلامی شریعت نے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے: "جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک شخص نے بیک وقت تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ ناراضگی فرمایا اور فرمایا کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کیا جا رہا ہے جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔" (سنن نسائی' کتاب الطلاق)

احناف کی مشہور کتاب الہدایہ میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو بدعت کہا گیا ہے اور اس طرح طلاق دینے والے کو عاصی وگنہگار بتایا گیا ہے۔ (ھدایہ ج ۲ ص ۳۵۵ باب طلاق السنۃ)

یہ ہے وہ غیر شرعی اور بدعی طلاق جس کا عام طور پر رواج چل نکلا ہے۔

ایک مجلس کی تین طلاق

کا شرعی حکم

ایک ہی لفظ میں تینوں طلاقیں دے دینا' یعنی ایک ہی طہر میں ایک ہی کلمہ کے ساتھ تینوں طلاقیں دے دی جائیں۔ مثلاً شوہر بیوی سے کہے میں نے تجھے تین طلاقیں دیں' یا دس طلاقیں دیں' یا یوں کہے میں نے تجھے طلاق دی' میں نے تجھے طلاق دی' میں نے تجھے طلاق دی' یا طلاق' طلاق' طلاق۔ تو تمام الفاظ سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور ایسی تین طلاقوں کے بعد شوہر کو رجعت کا پورا پورا اختیار ہے' دورِ حاضر میں اہل سنت والجماعت کی اکثریت اسی بات کی قائل ہے۔ اب ہم ان کے دلائل کو مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

قرآن کی رو سے پہلی دلیل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (البقرة: ٢٢٩)

"طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو خوبی کے ساتھ رجوع کر لیا جائے ورنہ شرافت کے ساتھ چھوڑ دیا جائے۔"

اس آیت کو بغور پڑھا جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ طلاق ایک ہی مرتبہ یک بیک واقع نہیں ہو سکتی' بلکہ ایک کے بعد دوسری واقع ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دو طلاقیں ہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ دو مرتبہ کر کے دو ہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے' تجھے دو طلاقیں ہیں یا دس ہیں یا ہزار ہیں' تو یہ ایک ہی طلاق مانی جائے گی۔'' (فتاوی ابن تیمیہ ج۳ ص ٤٧)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لغتِ عربی اور دنیا کی تمام زبانوں میں مَرَّتَان سے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ہے۔ (یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ نہ کہ محض لفظی تکرار سے) اس کی تائید قرآن مجید اور حدیث شریف اور کلامِ عرب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ۔ (التوبة: ١٠١)

دوسری جگہ فرمایا:

اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ۔ (التوبة: ١٢٦)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ۔ (النور: ٥٨)

ایک مقام پر فرمایا:

لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ۔ (بنی اسرائیل: ٤)

ان تمام آیات میں مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ (ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ) مراد ہے۔ جس کا الگ الگ مجالس میں ہونا ضروری ہے اور ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کا مطلب الگ الگ تین اوقات ہیں نہ کہ ایک ہی وقت یا مجلس میں تین اوقات کا اجتماع' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مَرَّتَان میں تفریق کا مفہوم شامل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مشروع ہے۔ اگر کوئی شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک ساتھ پڑھ کر کہے کہ ''سو بار'' تو تب بھی ایک ہی تسبیح شمار کی جائے گی' اسے الگ الگ ہر ایک تسبیح کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار کرنا ہوگا۔ یہ عربی زبان کا محاورہ، طرزِ گفتگو اور زبان کی ادائیگی کا طریقہ ہے جو ہر زبان میں بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

تفسیر خازن طبع مصر میں ہے:

اِنَّ التَّطْلِيْقَ الشَّرْعِيَّ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ تَطْلِيْقَةً بَعْدَ تَطْلِيْقَةٍ عَلَى التَّفْرِيْقِ دُوْنَ الْجَمْعِ وَالْاِرْسَالِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً۔ (تفسیر خازن، تحت آیت الطلاق مرتان)

"شرعی طلاق میں یہ ضروری ہے کہ متفرق طور پر ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق ہونی چاہیے نہ کہ اکٹھی اور ایک ہی بار میں۔"

علامہ ابوبکر جصاص رحمہ اللہ حنفی کا قول بھی ملاحظہ کیجئے جو انہوں نے آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کے تحت لکھا ہے:

تَضَمَّنَتِ الْاَمْرُ بِاِيْقَاعِ الْاِثْنَتَيْنِ فِيْ مَرَّتَيْنِ فَمَنْ اَوْقَعَ الْاِثْنَتَيْنِ فِيْ مَرَّةٍ فَهُوَ مُخَالِفٌ لِحُكْمِهَا۔ (احکام القرآن ج ۱ ص ۳۸۰)

"یعنی الطلاق مرتان کے الفاظ دو طلاق کو دو مرتبہ میں واقع کرنے کے حکم کو شامل ہیں تو جس شخص نے دو طلاقیں ایک ہی دفعہ اور ایک ہی طہر میں دے دیں، تو اس نے حکم الٰہی کی مخالفت کی۔"

علامہ سندھی رحمہ اللہ حنفی فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالٰى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا فَاِنَّ مَعْنَاهُ التَّطْلِيْقُ الشَّرْعِيُّ تَطْلِيْقَةٌ بَعْدَ تَطْلِيْقَةٍ عَلَى التَّفْرِيْقِ دُوْنَ الْجَمْعِ وَالْاِرْسَالِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يُرِدْ بِالْمَرَّتَيْنِ التَّثْنِيَةَ وَمِثْلَهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ اَیْ كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ لَا كَرَّتَيْنِ اِثْنَتَيْنِ۔ (حاشیہ سنن نسائی ج ۲ ص ۲۹)

"یعنی آیت الطلاق مرتان تا ان اللہ بکل شیء علیم ان آیات کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ شرعی طلاق متفرق طور پر ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق ہونی چاہیے نہ کہ ایک ہی بار اکٹھی اور مرتان سے تثنیہ مراد نہیں ہے۔ اسی طرح آیت ثم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارجع البصر کرتین (سورة ملك) میں ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ نظر اٹھا کر دیکھنے کا حکم ہے۔"

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے استاذ مولانا شیخ محمد تھانوی رحمہ اللہ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں تقریباً یہی لکھا ہے اور اس معنی کی تعیین وتائید کی ہے۔

اِنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰی: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ مَعْنَاهُ مَرَّةٌ بَعْدَ مَرَّةٍ فَالتَّطْلِيْقُ الشَّرْعِيُّ عَلَى التَّفْرِيْقِ دُوْنَ الْجَمْعِ وَالْإِرْسَالِ۔ (سنن نسائی ج۲ ص ۲۹)

یعنی آیت کا یہ مطلب ہے کہ ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق دی جائے' اس لئے کہ شرعی طلاق وہ ہے جو متفرق طور پر متفرق طہروں میں دی جائے نہ کہ بیک وقت ایک مجلس میں۔

لفظ مَرَّتَانِ کی یہی تفسیر ① علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ حنفی نے "مدارک التنزیل ج۲ص۱۷۷ طبع مصر میں کی ہے۔

② علامہ اثیر الدین' ابوعبداللہ محمد بن یوسف المعروف بابن حیان رحمہ اللہ نے "البحر المحیط" ج۲ص۱۹۲ طبع مصر میں کی ہے۔

③ امام رازی رحمہ اللہ نے "تفسیر کبیر ج۲ ص ۲۷۳ طبع مصر میں ④ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ صاحب نے "اکلیل علی مدارک التنزیل ج۲ص۱۷۱ طبع منشی نول کشور لکھنؤ میں

⑤ علامہ بیضاوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ج۱ص۱۵۰ میں۔

⑥ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے تفسیر مظہری ج۱ص ۲۳۵ طبع قدیم دہلی ۱۲۷۳ ہجری میں کی ہے۔

علامہ محمود آلوسی حنفی رحمہ اللہ نے "روح المعانی" ج۲ص۳۷ طبع مصر میں اس آیت کے تحت تین اقوال ذکر کئے ہیں اور انہوں نے تیسرے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے جس میں مَرَّتَانِ کے معنی تفریق کے ہیں۔

وَإِذَا كَانَ مَعْنٰى مَرَّتَيْنِ التَّفْرِيْقُ مَعَ تَثْنِيَةٍ كَمَا قَالَ بِهِ الْمُحَقِّقُوْنَ بِنَاءً عَلٰى اِنَّهٗ حَقِيْقَةٌ فِي الثَّانِيْ ظَاهِرٌ فِي الْاَوَّلِ اِذْ لَا يُقَالُ لِمَنْ دَفَعَ اِلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحَدَ دِرْهَمَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً اِنَّهُ اَعْطَاهُ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَذَا لِمَنْ طَلَّقَ زَوْجَتَهُ ثِنْتَيْنِ دِفْعَةً اِنَّهُ طَلَّقَ مَرَّتَيْنِ۔ الخ

''مرتان کے معنی تثنیہ کے ساتھ تفریق کے ہیں جیسا کہ محققین کہتے ہیں' اس بنا پر کہ دوسرے میں حقیقت ہے اور پہلے میں ظاہر ہے' لہٰذا اس شخص سے جو دوسرے کو ایک مرتبہ میں دو درہم دے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے دو مرتبہ دیئے یہاں تک کہ علیحدہ علیحدہ دے' اسی طرح جو شخص اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ دو طلاق دے' تو اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے دو مرتبہ طلاق دی۔

اس کے بعد علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے ایک مجلس میں تین طلاق کا ذکر کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا نام بھی لیا ہے اور ان احادیث کو نقل کیا ہے جن سے ایک مجلس میں تین طلاق کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی صراحت بھی ملاحظہ فرمائیے:

قُلْتُ اَلْاٰيَةُ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ حُجَّةٌ عَلَيْهِ لَا لَهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَرَّتَانِ اِثْنَتَانِ بَلْ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَذٰلِكَ لِاَنَّ التَّثْنِيَةَ عَلٰى نَحْوَيْنِ الْاَوَّلُ نَحْوُ زَيْدَانِ تَثْنِيَةُ زَيْدٍ وَ الثَّانِيْ تَثْنِيَةُ مَا فِي التَّاءِ الْوَحْدَةِ وَ يُسَمّٰى تَثْنِيَةُ التَّكْرِيْرِ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ كَالْمَرَّةِ وَالْمَرَّتَانِ مَعْنَاهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فِيْهِ مَعْنَى التَّثْنِيَةِ مَعَ مَرَاعَاةِ الْوَاحِدَةِ۔

(فیض الباری ج ٤ ص ٣١١ طبع مصر)

''میں کہتا ہوں کہ آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ان پر حجت ہے' نہ کہ ان کے لئے حجت' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول مَرَّتَانِ اِثْنَتَانِ کے معنی میں نہیں بلکہ اس کے معنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ کے ہیں کیونکہ تثنیہ دو طرح کا ہوتا ہے اول: جیسے زیدان' زید کا تثنیہ ہوا۔ دوسرا: وہ جس میں تائے وحدۃ ہوتی ہے۔ اسے تثنیہ تکرار کہتے ہیں جیسے فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ مانند مَرَّةً و مَرَّتَانِ کے' اس کے معنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ کے ہیں اور اس میں واحد کی رعایت کے ساتھ تثنیہ کے معنی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام صراحتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ مَرَّتَانِ کا مطلب یہ ہے کہ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ یعنی ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ متفرق طور پر طلاق دی جائے۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ حنفی آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کے تحت لکھتے ہیں:

وَكَانَ الْقِيَاسُ اَنْ لَا تَكُوْنَ الطَّلْقَتَانِ الْمُجْتَمِعَتَانِ مُعْتَبَرَةً شَرْعًا وَاِذَا لَمْ يَكُنِ الطَّلْقَتَانِ الْمُجْتَمِعَتَانِ مُعْتَبَرَةً لَمْ يَكُنِ الثَّلَاثُ الْمُجْتَمِعَةُ مُعْتَبَرَةً بِالطَّرِيْقِ الْاَوْلٰى لِوُجُوْدِهِمَا فِيْهَا مَعَ زِيَادَةٍ۔ (تفسیر مظهری ج ۱)

''قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ دو مجموعی طلاقیں شرعاً معتبر نہ ہوں اور جب اکٹھی دی گئی دو طلاقیں معتبر نہ ہوں گی تو تین اکٹھی بدرجہ اولیٰ معتبر نہ ہوں گی کیونکہ وہ دونوں ایک زائد کے ساتھ تین کے اندر موجود ہیں۔''

آیت طلاق پر غور کرنے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی نہیں دینی چاہئیں کیونکہ یہ نص قرآنی کے خلاف ہیں۔ اس لئے نص قرآنی کی طرف لوٹا کر ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک ہی شمار کیا جائے' کیونکہ طلاق تین بار نہیں دی گئی' اس لحاظ سے آیت کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا اور حق رجعت باقی رہتا ہے اور فیصلہ نبوی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ احادیث آ رہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر آیت کا مفہوم یہ ہوتا کہ تین طلاق ایک مجلس میں ہوں یا متعدد مجالس میں ایک ہی مرتبہ میں ہوں یا کئی بار میں علیحدہ ہوں یا اکٹھی تو ہر حالت میں عورت مرد پر حرام ہو جائے گی' تو پھر آیت کے الفاظ یہ نہ ہوتے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ..........

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

بلکہ اس طرح ہوتے:

اَلطَّلَاقُ اِثْنَتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ..........

وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان الفاظ کا ہونا اور مَرَّتَان اور فَإِنْ طَلَّقَهَا کے الفاظ ہونے کے صورت میں آیت کے صریح معنی یہ ہیں کہ فَإِنْ طَلَّقَهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ بَعْدَ الْمَرَّتَيْنِ۔ (یعنی اگر دو مرتبہ علیحدہ علیحدہ طلاق دے چکا ہے اور پھر تیسری مرتبہ طلاق دے تو اس وقت عورت مرد پر حرام ہو گی) جیسا کہ امام ابوبکر جصاص، زمخشری، نسفی، ابوحیان رحمہم اللہ اور دیگر مفسرین نے اس کا ذکر کیا ہے۔

دوسری دلیل

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ۝ (الطلاق: ۱)

''اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو شمار کرو اور اپنے رب سے ڈرو انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے گا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی امر پیدا کر دے۔''

اس آیت میں فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ کا تعلق مختلف امور سے ہے نہ کہ صرف طلاق لغیر العدۃ سے۔ اور صحیح مفہوم یہی ہے کہ حدودِ الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والا گنہگار اور عذاب الٰہی کا مستحق ہو گا۔ ظلم نفس کا لفظ قرآن مجید میں عام طور سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اپنے نفس کی حق تلفی کرنے اور اسے ہلاکت میں ڈالنے کے مفہوم میں آیا ہے اور یہاں بھی یہی مفہوم ہے۔ یہ آیت طلاق رجعی کے بارہ میں ہے اور اَمْرًا سے مراد رجعت ہے جیسا کہ مشہور فقیہ صحابیہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، امام شعبی، عطاء، قتادہ، ضحاک، مقاتل بن حیان، ثوری رحمہم اللہ کہتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج۷ ص۳۵، زاد المعاد ج۴ فتح الباری ج۹)

سیدہ فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ یہ آیت اس عورت کے متعلق ہے جس کے ساتھ رجوع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا حق باقی ہو کیونکہ طلاق کے بعد تو کوئی نیا امر باقی ہی نہیں رہتا۔(صحیح مسلم ج ۱)
امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا کا مطلب یہ ہے کہ شاید تو شرمندہ ہو جائے اور تیرے لئے رجوع کرنے کا راستہ پیدا ہو جائے۔(ابن ابی شیبه ج ۵)
اور ضحاک کہتے ہیں کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا سے مراد عورت سے عدت کے اندر رجوع کرنا ہے اور یہی قول عطاء، قتادہ اور حسن کا ہے۔(زاد المعاد)

بہر حال اس آیت سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے نہ کہ طلاق مغلظہ بائنہ۔ اس آیت میں طلاق سنی کا ذکر ہے جو ہر طہر میں ایک مرتبہ دی جاتی ہے۔ اس کی تائید موطا امام مالک کی اس روایت سے ہوتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَرَأَ يَآ يُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَ فِيْ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً۔ (موطا امام مالك' باب جامع الطلاق)

"سیدنا عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا يَآ يُّهَا النَّبِيُّ الخ یعنی اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو آغاز عدت کے لئے دو۔ مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طہر میں طلاق دی جائے۔"

قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں جو یکجائی تین طلاق کے وقوع پر صراحتاً دلالت کرے جن سے استدلال کیا جاتا ہے وہ عام ہیں ...... نے ان کی تخصیص کر دی ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاُجِيْبُ بِاَنَّ هٰذِهٖ عُمُوْمَاتٌ مُخَصَّصَةٌ وَاِطْلَاقَاتٌ مُقَيَّدٌ بِمَا ثَبَتَ مِنَ الْاَدِلَّةِ الدَّالَّةِ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ وُقُوْعِ الْوَاحِدَةِ۔ (نيل الاوطار ج ٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مجلس کی تین طلاق

احادیث کی روشنی میں

صحیح احادیث کی رو سے ایک مجلس کی تین طلاقیں خواہ ایک ہی لفظ: تجھے تین طلاق یا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق سے دی جائیں، تو وہ ایک طلاق شمار ہوتی ہے اور ایسی تین طلاقوں کے بعد شوہر کو عدت کے اندر رجوع کا پورا پورا اختیار ہے، اگر عدت کے اندر رجوع کر لیا جائے تو نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث سے یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔

① اَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ مِنْ طَرِیْقِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَ سَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَهُمْ فِیْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاهُ عَلَیْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَیْهِمْ۔ (رواه ایضا عبدالرزاق فی المصنف ج٦، واحمد فی مسنده ج١، مسلم ج١)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ طلاق کے معاملہ میں جلد بازی سے کام لینے لگے ہیں، حالانکہ اس میں ان کیلئے ڈھیل اور آسانی تھی، اس لئے اچھا ہے کہ ان سب (طلاقوں) کو ان پر جاری کر دیا جائے، چنانچہ وہ جاری کر دیں۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں دو حکم بیان کئے ہیں، ایک حکم شرعی اور دوسرا حکم سیاسی۔

پہلا حکم شرعی یہ ہے کہ دور نبوی اور عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے ابتدائی دو سال تک تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں جس میں کسی ایک صحابی کا اختلاف بھی ثابت نہیں۔

دوسرا حکم اس حدیث میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول فقال عمر کو بھی بیان کیا ہے اور یہ تین طلاقوں کو جاری کرنے کی علت اور دلیل ہے اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ ان شاء اللہ

② عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ۔ (رواه مسلم ج ١ ص ٤٧٨، وابوداود مع العون ج ٢ ص ٢٣٨، والنسائی ج ٢ ص ٩٠، وعبدالرزاق ج ٦ ص ٣٩٢، والدار قطنی ج ٤ ص ٤٦، ٤٧، ٥٠، ٥١ والطحاوی ج ٢ ص ٢١، والبیهقی ج ٧ ص ٣٦)

"ابوالصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (پہلے) تین سال تک تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔"

یہ حدیث پہلی حدیث کی تصدیق کر رہی ہے اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ اس کے خلاف یہ کہنا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں بالکل غلط اور باطل ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں کیونکہ ابوالصہبا کے سوال کے جواب میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں فرمایا کہ عہد نبوی و صدیقی میں بھی تین طلاقیں تین ہوتی تھیں بلکہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب اس بات کی دلیل ہے کہ ان تمام بابرکت ادوار میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔

③ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَاتِ مِنْ هُنَاتِكَ اَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ۔ (رواہ مسلم ج ١ ص ٤٧٨' والدار قطنی ج٤ ص ٤٤ وابن ابی شیبه ج٥ ص ٢٦ والبيهقی ج٧ ص ٣٣٦)

''ابوالصہباء نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ لاؤ جو آپ کے پاس علمی مسائل ہوں' کیا تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک ہی نہ تھیں' تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیشک ایک ہی تھیں' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب لوگوں نے پے در پے طلاق دینا شروع کر دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر جاری کر دیں۔''

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ أَخُوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيْدًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَاجَعَهَا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّ الطَّلَاقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ۔ (اخرجه احمد ج١ ص ٢٦٥' وابويعلى ج٤ ص ٣٧٩ فى مسنده وصححه وكذا فى فتح البارى ج١ ص ٣١٦)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رکانہ بن عبد یزید مطلبی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دیدیں' پھر وہ بہت ہی غمگین ہوئے' رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے کس طرح طلاق دی؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو تین طلاق دے چکا' آپ نے فرمایا ایک ہی مجلس میں؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ ایک ہی ہے اگر چاہو تو رجوع کر لو' چنانچہ انہوں نے رجوع کر لیا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہی خیال تھا کہ ہر طلاق ہر طہر میں ہو۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ نَصٌّ فِي الْمَسْئَلَةِ لَا يَقْبَلُ التَّاوِيْلَ الَّذِيْ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الرِّوَايَاتِ الْآتِيْ ذِكْرُهَا۔ (فتح الباری ج۹ ص ۳۱۶)

”یعنی ایک مجلس کی تین طلاق کے ایک ہونے میں یہ حدیث نص صریح ہے دیگر روایات میں جوتاویلات کی جاتی ہیں اس حدیث میں وہ تاویلات بالکل غیر مقبول ہیں۔“

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ حدیث نص صریح ہونے کے اعتبار سے تمام اختلافات کی فیصلہ کن ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ صحیح مسلم کی تینوں مذکورہ احادیث اس کی زبردست تائید کرتی ہیں۔

وَيُقَوِّيْ حَدِيْثَ ابْنِ إِسْحٰقَ الْمَذْكُوْرَ مَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ۔ (فتح الباری ج۹ ص ۳۱۶)

www.kitabosunnat.com

یعنی ابن اسحاق کی حدیث کو مسلم شریف کی تینوں احادیث سے تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بعد تینوں احادیث کو نقل کیا ہے۔

⑤ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ۔ (رواه النسائی ج۲ ص ۸۹ قال ابن القیم واسناده علی شرط مسلم' زاد المعاد ج٤ ص ٥٢ وقال ابن کثیر اسناده جید وقال الحافظ فی بلوغ المرام رواته موثقون وفی الفتح رجاله ثقات ج۹ ص ۳۱٥)

”سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارہ میں بتلایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ہی مرتبہ میں اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ ناراضگی میں کھڑے ہوگئے' پھر فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اس نے کھیل شروع کر دیا ہے' اور (جبکہ ابھی) میں تمہارے درمیان موجود ہوں' ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) کیا میں اسے قتل نہ کردوں۔“

اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ طلاق دینے والے کی یہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں' لیکن اس سے پہلے چار احادیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک مجلس کی اکٹھی تین طلاقیں شریعت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں ایک ہی طلاق ہوتی ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مبارک دور میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کے ابتدائی دو سال تک بھی یہی دستور شرعی تھا کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں' تو اس حدیث کی رو سے بھی مذکورہ تین طلاقیں ایک ہی واقع ہوئی اور ان کے تین واقع ہونے کا سوال ہی نہیں ہے۔

تائید نمبر ①

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَاجِعَهَا قَالَ اِنِّیْ قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ الآیة قَالَ فَارْتَجِعْهَا۔ (رواه عبدالرزاق فی المصنف ج٦ ص ٣٩١ واخرجه هو وابوداود مطولا)

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے دور میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں (اکٹھی) دیں' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ رجوع کر لو' اس آدمی نے کہا کہ میں تین طلاق دے چکا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے اور نبی ﷺ نے یہ آیت شریفہ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ آخر تک پڑھ کر ارشاد فرمایا اپنی بیوی سے رجوع کر لو۔"

یہ حدیث تین طلاق کے ایک ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے' اس حدیث میں ایک راوی مجہول ہے' اس لئے ہم نے اس کو احتجاج میں پیش نہیں کیا بلکہ پانچ احادیث کی تائید میں نقل کیا ہے۔

تائید نمبر ②

قَالَ اَبُو الْجَوْزَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّ الثَّلَاثَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّ یُرَدَدْنَ اِلَی الْوَاحِدَةِ وَصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ الدار قطنی ج٤ ص ٥٣ والحاکم ج٢ ص ١٩٦ وقال هذا حديث صحيح الاسناد)

''یعنی ابوالجوزاء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک سے لے کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت تک تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں۔''

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ رسالت سے لے کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت تک تین طلاقیں ایک ہی ہوتی تھیں اور یہی قانون شرعی تھا اور اتنے طویل دور تک کسی ایک سے بھی اس کے خلاف عمل ثابت نہیں' اسی لئے یہ اجماع قدیم پر صریح دلیل ہے۔

تائید نمبر ③

اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَعَهٗ مَوْلَاهُ اَبُو الصَّهْبَاءِ فَسَاَلَهٗ اَبُو الصَّهْبَاءِ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا جَمِیْعًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانُوْا یَجْعَلُوْنَهَا وَاحِدَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّوِلَایَةِ عُمَرَ اِلَّا اَقَلَّهَا حَتّٰی خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فِیْ هٰذَا الطَّلَاقِ فَمَنْ قَالَ شَیْئًا فَهُوَ عَلٰی مَا تَكَلَّمَ بِهٖ۔ (رواہ عبدالرزاق ج٦ ص ٣٩٢-٣٩٣ عن عمر بن حوشب قال اخبرنی عمرو بن دینار ان طاوسا اخبرہ...... الخ)

''یعنی ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے' تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور' عہد صدیقی اور چند سال خلافت فاروقی میں ایک شمار کرتے تھے یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا تم بہت طلاق دینے لگے ہو تو اب جو جیسا کہے گا ویسا ہی ہوگا۔''

یہ حدیث بھی ہمارے مدعا پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے مگر اس حدیث کی سند میں عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن حوشب واقع ہے جس کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ مجہول ہے۔ (میزان ج ۲ ص ۱۹۲ تقریب ص ۱۸۹)

نوٹ: ان تینوں احادیث کی صحت میں کلام ہے' اس لئے ہم نے ان کو احتجاج میں پیش نہیں کیا بلکہ پہلی پانچ احادیث کی تائید میں نقل کیا ہے۔

فقہائے کوفہ کی مہر پر تاجدار مدینہ کی مہر کو ترجیح

ان احادیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی واقع ہوتی ہیں اور اس پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر ثبت ہے۔ اس لئے ہماری مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ فقہاء کی مہر کو چھوڑ کر مہر محمدی کو اختیار کریں اور فقہاء کے سکہ کو چھوڑ کر محمدی سکہ کو لازم پکڑیں' کیونکہ وہی مسئلہ قابل قبول ہے جس پر مہر محمدی ہو۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ع

طــرد عــلیهــا ســکة نبــویة ضــرب المدینة اشرف البلدان

"یعنی اس مسئلہ پر ایسی ضرب ہے جو سکہ نبویہ ہے' مدینہ کی ضرب جو افضل شہر ہے۔"

عورت صرف شرعی طریقہ پر حلال ہوتی ہے

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو شرعی طریقہ پر تین طلاقیں دے دیتا ہے تو شرعی طور پر وہ مطلقہ عورت بالاتفاق حرام ہے اور اس وقت تک حرام رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے شرعی طور پر نکاح نہ کر لے اور وہ دوسرا شوہر اس سے جماع بھی کرے۔ لیکن وہ دوسرا شوہر جس نے اپنی مرضی سے ازدواجی زندگی گذارنے کے لئے برضا و رغبت نکاح کیا ہے' عورت کے رویہ سے دل برداشتہ ہو کر شرعی اجازت طلاق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر کسی حیلہ کے طلاق دے دیتا ہے تو اس صورت میں پہلے خاوند کے لئے عورت کے حلال ہونے میں سارے علماء اسلام کا اتفاق ہے لیکن پہلے خاوند کے لئے حلال کرنے کے بہانے اس عورت کا جو نکاح کیا جاتا ہے' شریعت محمدی میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مروجہ حلالہ کی حرمت و مذمت پر فرمان رسول ﷺ

مروجہ حلالہ کی مذمت اور برائی بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ہم چند کو ذکر کرتے ہیں:

① عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح ج۲ ص۱۸۶ والحاکم فی الصحیح والنسائی ج۲ ص ۹۲ واحمد ج۱ ص ۴۴۸ والدارمی ج۲ ص ۸۱ وعبدالرزاق ج۶ ص ۲۶۹ والبیهقی ج۷ ص ۲۰۸ وابن ابی شیبه ج۴ ص ۲۹۵ وصححه ابن القطان وابن دقیق العید علی شرط البخاری کما فی التلخیص ص ۳۰۱ ورواته ثقات درایه ص ۲۲۹)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے لعنت فرمائی ہے۔"

② عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ (رواہ الامام احمد باسناد رجاله کلهم ثقات والبزار وابو یعلی الموصلی واسحق بن راهویه وابن ابی شیبه ج۴ ص ۲۹۶ واسناده جید وابن الجارود والجوزجانی والبیهقی ورجاله موثقون درایه ص ۲۲۹)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے لعنت فرمائی ہے۔"

③ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ (رواہ احمد وابوداود ج۲ ص ۱۸۸ والترمذی ج۲ ص ۱۸۵ وابن ماجه ص ۱۴۰ وعبدالرزاق ج۶ ص ۲۶۹ والبیهقی)

"سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے لعنت فرمائی ہے۔"

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ (رواہ ابن ماجہ باسناد رجالہ کلھم موثقون والدارقطنی ج۳ ص ۲۵۱ والبیھقی ج۷ ص۲۰۸ والجوزجانی والحاکم ج۲ ص ۱۹۹ وقال صحیح الاسناد و قال الذھبی صحیح وقال الحافظ ابن تیمیۃ ان ھذا الحدیث جید و اسنادہ حسن الفتاوی ج۳ ص ۲۷۸ طبع مصر)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور اس پر بھی جس کے لئے حلالہ کیا جائے لعنت فرمائی ہے۔''

⑤ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو ادھار لیا ہوا سانڈ (بھاڑے کا ٹٹو) نہ بتاؤں' صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حلالہ کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے (اس پر بھی)۔''

⑥ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ترمذی میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

⑦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَلِّلِ فَقَالَ لَا اِلَّا نِكَاحَ رَغْبَةٍ لَا نِكَاحَ دَلَسَةٍ وَلَا اسْتِهْزَاءٍ بِكِتَابِ اللّٰهِ ثُمَّ يَذُوْقُ الْعُسَيْلَةَ۔ (رواہ الجوزجانی وابن شاھین فی غرائب السنن کذا فی اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل ص ۳۲۴)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حلالہ کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ رغبت کا نکاح ہو' نہ کہ دھوکہ بازی کا (پوشیدہ) نکاح اور نہ کتاب اللہ کے ساتھ مذاق ہو' پھر وہ مرد (اسی عورت) سے ہمبستر بھی ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدت کا بیان

غیر مدخولہ عورت (یعنی وہ عورت جس سے نکاح کے بعد شوہر نے جماع نہ کیا ہو) اس پر کوئی عدت نہیں، وہ طلاق واقع ہوتے ہی فوراً بائنہ ہو جاتی ہے اور دوسرے نکاح کے لائق ہو جاتی ہے یعنی دوسرا نکاح مدت کے انتظار کے بغیر ہو سکتا ہے اور یہ دوسرا نکاح طلاق دینے والے شوہر کے ساتھ بغیر حلالہ کے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا۔ (الاحزاب: ٤٩)

''اے ایمان والو! تم جن منکوحہ عورتوں کو وطی سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارے لئے عدت کی پابندی نہیں ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر مدخولہ عورت کے لئے عدت کی پابندی کا حکم نہیں بلکہ عدت کی پابندی کا حکم مدخولہ عورتوں کے لئے خاص ہے اور مدخولہ عورت کے لئے طلاق کے بعد رجوع کی مدت مندرجہ ذیل آیت میں اس طرح ہے:

وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ۔ (البقرۃ: ٢٢٨)

''یعنی مطلقہ عورتیں خود کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے حلال نہیں کہ ان کے رحم میں جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھی ہے، وہ اسے چھپا دیں اور تین حیض کی اس مدتِ انتظار میں ان کے شوہران سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی گئی ہو (خواہ ایک طلاق دی گئی ہو یا دو طلاقیں) تو ایسی عورت کے شوہر کو رجوع کرنے کے حق کی مدت تین حیض ہے اگر اس مدت کے اندر شوہر نے رجوع نہ کیا تو مطلقہ عورت بائنہ ہو جائے گی، پھر وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، لیکن اگر یہ دونوں (سابقہ) میاں بیوی راضی ہوں اور یکجا رہنا چاہیں تو اس طلاق دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے شوہر سے بھی نئے نکاح کے ساتھ عورت دوبارہ بغیر حلالہ کے لوٹائی جا سکتی ہے۔

اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں فرمایا ہے:

وَ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔ الخ (البقرۃ: ۲۳۱)

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو تم ان کو ان کے خاوندوں سے جب وہ آپس میں دستور کے موافق راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکا کرو۔''

لیکن جن عورتوں کو حیض نہیں آتا کسی بیماری کی وجہ سے یا بڑھاپا یا کم عمر ہونے کی وجہ سے یا جو عورتیں حاملہ ہوں تو ان کے لئے مدت انتظار دوسری آیت میں اس طرح بیان فرمائی ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ (الطلاق: ۴)

''یعنی بڑھاپا، کم عمری یا کسی وجہ سے) جن عورتوں کو حیض نہیں آتا، ان کی عدت تین مہینہ ہے اور حاملہ عورت کی عدت اجل یعنی وضع حمل ہے۔''

اس آیت میں صراحت کی گئی ہے کہ کبرسنی وصغرسنی یا کسی وجہ سے حیض نہ آنے والی عورتوں کو پہلی مرتبہ طلاق کے بعد رجوع کرنے کی جو مدت شریعت نے مقرر کی ہے وہ تین مہینہ ہے اور حاملہ سے رجوع کرنے کی عدت وضع حمل ہے۔ اس مدت کو اس آیت میں ''عدت'' اور ''اجل'' کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس سے پہلے والی اور بعد والی آیت میں اسی عدت و اجل کو ''مدت تربص'' یعنی مدت انتظار کہا گیا ہے۔ یعنی رجوع کے وقت کا نام اصلاح شریعت میں عدت، اجل اور مدت تربص ہے۔

لیکن جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جائیں ان کی عدت اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوْفِ۔ (البقرة: ٢٣٤)

''جو لوگ مرتے ہوئے اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جاتے ہیں' وہ (عورتیں) چار ماہ دس دن انتظار کریں' پھر جب وہ اپنی مدت پوری کر چکیں تو جو کچھ وہ اپنے حق میں موافق دستور کریں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔''

اس آیت شریفہ میں اس عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہے' اللہ تعالیٰ نے چار ماہ دس دن مقرر فرمائی ہے۔

مطلقہ عورت اولاد کی پرورش کرنا

اگر عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہے تو عدت کے اندر عورت کا نان نفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ ہے اور ہر صورت میں اولاد کی پرورش کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے' بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری مرد کی حیثیت کے مطابق اسی پر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌO (البقرة: ٢٣٣)

''جو مائیں اپنے بچے کو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں وہ پورے دو برس پلائیں اور ان کا کھانا کپڑا دستور کے موافق باپ کے ذمہ ہے' ہر ایک نفس کو اس کی ہمت کے موافق حکم ہوا کرتا ہے' نہ تو ماں اپنے بچے کی وجہ سے ضرر پہنچائے اور نہ باپ اپنے بچے کے سبب سے تکلیف دے اور اسی قدر وارثوں کے ذمہ ہے' پھر اگر وہ دونوں اپنی مرضی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو تمہیں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ تم نے دینا چاہا ہے دستور کے موافق دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔"

اس آیت میں صراحۃً مذکور ہے کہ پوری مدت رضاعت دو سال ہے دو سال سے زیادہ نہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ۔(لقمان: ١٤) "یعنی بچے کا دودھ چھڑانا دو سال کے اندر ہے۔"

بچے کو دودھ پلانے کے دنوں میں اور مدت حمل کے دوران' اگر عورت مطلقہ ہے' تو تب بھی عورت کا خرچہ بچہ کے والد کے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰىؕ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًاؕ

(الطلاق: ٦-٧)

"ان مطلقہ عورتوں کو اپنی طاقت کے موافق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو' ان کو تکلیف نہ دینا تاکہ ان کو تنگ کرو اور اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کے وضع حمل تک ان کو خرچ دو' پھر اگر وہ تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں' تو انہیں ان کی اجرت دو اور باہمی مشورہ کے ساتھ نیک دستور کے موافق کار بند رہو' اور اگر تم مضائقہ سمجھو تو پھر اس مرد کی ذمہ داری پر اس کے لئے کوئی اور عورت بچے کو دودھ پلائے۔ جو وسعت والا ہے وہ اپنی وسعت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ ہے' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے' اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اتنا ہی حکم دیتا ہے جتنی اس کو طاقت دی ہے' بہت جلد اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔"

جس عورت کو رجعی طلاق دی گئی ہو ان کا نان نفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ ہے جیسا کہ مذکورہ آیات سے پتہ چلتا ہے لیکن جن عورتوں کو تین طلاقیں علیحدہ علیحدہ تین طہروں میں دی گئی ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا نفقہ اور مسکن شوہر کے ذمہ نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً۔ (مسلم ج ۱ ص ٤٨٤)

"سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے تین علیحدہ طلاقیں (تین طہروں میں) دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (شوہر کے ذمہ) رہائش اور نان نفقہ نہیں رکھا۔"

بچوں کی پرورش کا حقدار کون؟

بچوں کی پرورش کی زیادہ حقدار ان کی ماں ہے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے۔

حدیث میں ہے کہ:

اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً وَحُجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَّنْزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ۔ (رواہ احمد وابو داود بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۹۳ باب بلوغ الصغیر)

"ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے اس کے لئے میرا پیٹ برتن تھا اور اس کے لئے میری چھاتی مشکیزہ تھی اور میری گود اس کے لئے گھری ہوئی رہی، اس کے والد نے مجھ کو طلاق دی اور اب وہ اسے مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی پرورش کرنے کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ تو کسی سے نکاح نہ کرے۔"

جب بچے سمجھدار ہو جائیں تو ان کو اختیار ہے چاہے وہ ماں کے پاس رہیں یا باپ کے پاس۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی والدارمی)

''ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا کہ میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے جبکہ وہ مجھے پانی پلاتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بیٹے سے فرمایا کہ یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے' تو دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے' تو اس لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کو لے گئی۔''

جب تک بچے بالغ نہ ہو جائیں ان کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور باپ کے انتقال کے بعد ان کے خرچ کی ذمہ داری دوسرے ورثاء پر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔ (البقرۃ: ۲۳۳)

''اور بچے کے باپ پر ان کا کھانا اور کپڑا ہے دستور کے موافق' کسی شخص کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے گی اور نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان دیا جائے گا' نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے اور (اگر بچے کا باپ نہ ہو تو باپ کے) وارث پر ایسا ہی کھانا کپڑا ہے۔''

بہت سے مسلم گھرانوں میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ جب ان میں طلاق کا معاملہ پیش آتا ہے اور بیوی کے گھر والوں کی طرف سے مہر وغیرہ کا مطالبہ ہوتا ہے تو شوہر کے گھر والے مہر کے بدلہ میں بیوی کو بچے دے دیتے ہیں' یہ بات قرآن وحدیث کی روشنی میں بالکل غلط ہے۔ مہر کی رقم کا بدل بچے نہیں ہو سکتے' شوہر پر مہر ادا کرنا ضروری ہے۔ بچے ماں کے پاس رہیں یا باپ کے' دونوں صورتوں میں بچوں سے باپ کا تعلق بہرحال باقی رہتا ہے اور ان کے خرچ کی ذمہ داری بھی باپ ہی پر عائد ہوتی ہے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق نامہ

طلاق' شریعت اسلامیہ کے اہم ترین مسائل میں سے ہے' جسے قانون الٰہی اور شریعت اسلامیہ کے عادلانہ نظام کی سب سے اچھی مثال کہا جا سکتا ہے' بلکہ اسلام کی حقانیت کی ایک بڑی دلیل اس کا عادلانہ نظام طلاق بھی ہے' طلاق کا جامع نظام دنیا کے عائلی قوانین کے لئے ایک بڑا چیلنج ہے' دنیا اس سے بہتر بلکہ نصف بہتر بھی کوئی دوسرا متبادل نظام نہیں پیش کر سکتی جس میں مرد اپنے تمام مردانہ حقوق کے تحفظ کے ساتھ اپنی مطلقہ کے تمام جائز اور اخلاقی مطالبات کی ضمانت دیتا ہو۔

اسلامی سوسائٹی میں طلاق کو مکروہ ترین عمل قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ میاں بیوی کے درمیان ازدواجی زندگی کی ناکامی کا اعلان ہے اور دو ملے ہوئے خاندانوں کے درمیان تفریق بلکہ عداوت کا سبب ہے' جسے شریعت نے بہت لیت ولعل اور کافی افہام وتفہیم کے بعد ہی جائز قرار دیا ہے' پھر بھی اسے حلال چیزوں میں سب سے مکروہ عمل قرار دیا ہے۔ طلاق کے بعد بھی صلح ومصالحت کے لئے امکانی کوششوں کا دروازہ کھلا رکھا ہے' اگر صلح کی یہ کوشش تین ماہ کے اندر کامیاب ہو جاتی ہے تو ایک مسکراہٹ کے ساتھ دونوں افراد دوبارہ مل کر ''جوڑا'' بن سکتے ہیں اور اگر دیر ہو جائے تو نکاح جدید کے ذریعہ ان کے حقوقِ زوجیت بحال کئے جا سکتے ہیں۔

طلاق' مسلمانوں کا داخلی معاملہ ہے' یہ ان کی شریعت اور پرسنل لاء کا خصوصی حصہ ہے' اس میں کسی اور کو دخل دینے اور بلاوجہ ٹانگ اڑانے کا کوئی حق نہیں' لیکن برا ہو اسلام دشمنی کا اور مسلمانوں کی باہمی مذہبی چپقلش کا کہ اس خالص خانگی معاملہ کو کچھ شرپسند لوگوں نے اچک لیا اور بلاوجہ کی تک بندی کرنا شروع کر دی اور مسلمانوں کی ذاتیات میں ٹانگ اڑا کر اپنی مسلم دشمنی کا ثبوت دیا' لیکن اس سے برا ان علماء کا کردار رہا جنہوں نے اپنی فقہی گروہ بندی کی دکانیں چمکا کر اس حساس اور نازک مسئلہ کو کفر اور اسلام کی جنگ قرار دے دیا اور غیر مسلموں کے ہاتھوں میں اپنے فقہی اختلافات کی تلوار دے دی' جس سے ملت اسلامیہ پر کاری زخم لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور سے دیکھا جائے تو مسئلہ اتنا اہم نہیں تھا جتنا بنا دیا گیا ہے' اس لئے کہ طلاق کے تمام چھوٹے بڑے مسائل میں امت متفق ہے صرف ایک نقطہ میں دو آراء ہوئی ہیں اور وہ بھی عہد فاروقی سے' اس سے پہلے اسلام کے سنہری دور میں یہ مسئلہ غیر مختلف فیہ تھا۔ سب ہی لوگ قرآن کی ہدایات ہی پر عمل کرتے تھے۔ کسی نے اگر غلطی سے مختلف طہروں میں طلاق دینے کے بجائے ایک ہی مجلس میں متعدد طلاقیں دے ڈالیں' تو اسے ایک رجعی طلاق قرار دیا جاتا تھا' لیکن چونکہ ایک ہی مجلس میں متعدد طلاقیں دے ڈالنا قرآنی ہدایات اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف تھا بلکہ اسے کتاب اللہ کے ساتھ مذاق کہا گیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت غیظ وغضب کا اظہار فرمایا ہے اس لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محض اصلاح اور تعزیر کے لئے (ایک مجلس کی تین طلاقوں کو) تین قرار دینے کا سرکاری حکم جاری فرمایا۔

بلاشبہ یہ ان کا ذاتی اجتہاد تھا اور محض ان کے اخلاص' دینی غیرت اور ملی حمیت کے پیش نظر اس دور کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی اکثریت نے خاموشی سے کام لیا' پھر بھی ان کی اس رائے سے بہت سے اکابرین امت نے برملا اور علانیہ مخالفت کی اور عہد نبوی کے طریقہ کو برقرار رکھا جس پر آج تک امت میں یہ مسئلہ انہیں دونوں منفی اور مثبت طریقوں سے رائج العمل رہا ہے۔ بلکہ عملاً دیکھا گیا ہے کہ یہ مسئلہ جب اس عدالت میں پیش ہوتا ہے جہاں تین طلاق کو تین قرار دیا جاتا ہے تو حضرات مفتیان کرام چپکے سے اسے حلالہ کا خوف دلا کر مقدمہ کو دوسری عدالت میں لے جانے کی ہدایت کرتے ہیں جہاں انہیں براہ راست رجعت کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ یہ مذہبی رواداری اور ملی مفاہمت اکثر مواقع پر کام آتی رہی اور لوگ متعصب علماء کی مگدر آزمائی اور مجادلانہ پہلوانی سے کتراتے رہے لیکن برا ہو اس مذہبی فرقہ پرستی اور گروہی تعصب کا کہ جیسے ہی یہ مسئلہ قومی پریس میں آیا اور ہر طرف مدارس میں آگ لگ گئی ایسا لگا کہ اسلام خطرے میں پڑ گیا ہے اور ہر طرف بچاؤ بچاؤ کی آوازیں آنے لگیں۔

غیر مسلم فرقہ پرست پارٹیوں نے جب خطرے کا یہ الارم سنا تو ان کے بھی کان کھڑے ہوئے اور مسلم خواتین کی مظلومیت کی دہائی دیتے ہوئے' وہ بھی ہر طرف سے ٹوٹ پڑے۔ انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی مذہبی لڑائی کے پردے میں چھپ کر اسلام پر براہ راست حملہ کرنے کا موقع مل گیا اور پھر دل کھول کر اسلام کے خلاف نفرت، تعصب اور عداوت کی آگ بھڑکانے کی مہم شروع کی گئی جواب تک جاری ہے۔

پھر یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی، اسے بی بی سی (برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) لندن نے اپنے پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا اور ترک وایران سے ہوتے ہوئے یورپ کے کلیساؤں تک میں اس کی گونج سنائی دی اور ساری دنیا نے مل کر اسے سر پر اٹھالیا۔

اس سے اسلام کی اہمیت اور دنیا کی نگاہ میں اس کی بے مثال قدر و منزلت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، غیر مسلم دنیا اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے کتنی خائف ہے کہ اس کے خلاف ذرا بھی پروپیگنڈہ کا موقع مل جائے تو سارے ذرائع ابلاغ اس کے خلاف متحد ہو کر بیک آواز شور مچانے لگتے ہیں اور ساری دنیا کو سر پر اٹھا لیتے ہیں۔

ادھر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی سو فیصد حق اور انصاف کی آواز کو اپنی مساجد اور مدارس سے باہر تک نہیں پہنچا پاتے، نتیجہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے خلاف سو فیصد جھوٹ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے سے عاجز رہ جاتے ہیں۔

یہی حال طلاق کے مسئلہ کا بھی ہوا، طلاق کے پردہ میں مسلم خواتین کی مظلومیت پر پریس نے خوب آنسو بہائے لیکن جب انہیں اسلام میں مسلم خواتین کے بے مثال حقوق یاد دلائے گئے اور غیر مسلم خواتین کو ان کے بنیادی حقوق بلکہ فطری مساوات تک سے محرومی کی سچی داستان سنائی گئی تو پریس کو سانپ سونگھ گیا۔ خود غیر مسلم خواتین نے اعتراف کیا کہ اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں عورتوں کو وراثت میں حصہ دار نہیں بنایا گیا ہے اور نہ ہی بیوہ اور مطلقہ عورت سے شادی کرنے کو کار ثواب بتایا گیا ہے۔ پھر بھی انہوں نے مسلم خواتین کے ان اسلامی حقوق کا اپنی رپورٹوں میں بہت کم ذکر کیا اور اپنی مظلومیت اور انسانی حقوق سے غیر مسلم خواتین کی محرومیت کا ذرا بھی ذکر کرنا گوارا نہیں کیا۔

ہندوستان میں جب طلاق کی یہ بحث چھڑی تو ہم لوگوں نے مختلف مکاتب فکر کے علماء کو ایک مشترکہ رائے قائم کر کے غیر مسلم پریس کی زبان بند کرنے کا مشورہ دیا لیکن افسوس علماء اسلام میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استا مذہبی تعصب اور تقلیدی جمود پایا گیا کہ وہ اس مسئلہ میں ان کے خلاف عوام کے سیل عظیم کو دیکھ کر اسلام خطرہ میں ہونے کی دہائی دینے لگے۔

اس مسئلہ کا ایک بڑا مثبت پہلو یہ نکلا کہ عوام اپنے علماء سے دامن چھڑا کر مذہبی گروہ بندی کی حد سے نکل کر کتاب و سنت کی عام شاہراہ پر چل پڑے اور اسلام کے وسیع اور لامحدود وسعت میں آزادی کا سانس لینا شروع کیا جس سے اس مسئلہ کو براہ راست قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کرنے کی راہ ہموار ہوئی اور عوام کی بڑی تعداد نے فرقہ و جماعت کی حد بندی سے آزاد ہو کر نکاح وطلاق کی خیر و برکات سے استفادہ کیا اور خاص طور پر عورتوں نے طلاق کے اس الہامی نظام کو اپنے لئے تحفظ اور انصاف کا ذریعہ سمجھا اور اسلام کو خود کے لئے سب سے بڑا محفوظ قلعہ پایا جس میں وہ اپنے حقوق اور عصمت کی بھرپور حفاظت کر سکتی ہیں۔

اس مسئلہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ غیر شرعی طلاق کا ارتکاب تو جاہل مرد کرتے ہیں اور جدائی اور رسوائی اور اولاد سے محرومی کی سزا عورت پاتی ہے۔ یہی وہ چور دروازہ ہے جہاں سے شیطان عورتوں کو اسلام کے خلاف بھڑکاتا ہے اور غیر مسلموں کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف ننگی تلوار عطا کرتا ہے۔ اس رسالہ میں اس مسئلہ کا نہایت مفصل اور مدلل اور معقول جواب دیا گیا ہے۔ جس سے ہر روشن دماغ انسان اسلام کی حقانیت اور اس کے عادلانہ نظام کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

سماجی زندگی ہزاروں حوادثات سے دوچار ہوتی ہے۔ ان خاندانی حادثات سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں، ایسے ہی موقع پر لوگ اپنے سماج اور مذہب کا سہارا لیتے ہیں۔ اسلام نے حادثاتی واقعات میں بھی اصلاح اور تحفظ کا قانون رکھا ہے۔

بمبئی میں ایک بس ڈرائیور نے بس چلاتے ہوئے ایک برقعہ پوش خاتون کو سینما جاتے ہوئے اس کا سینڈل دیکھ لیا۔ اس کو شبہ ہوا کہ یہ سینڈل تو اس نے اپنی بیوی کو خرید کر دیا تھا، اب شیطان نے اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ سینما جانے والی یہ عورت اس کی بیوی ہی ہے، پھر کیا تھا، ڈیوٹی سے فارغ ہو کر، گھر پہنچتے ہی اس نے بیوی پر طلاق، طلاق، طلاق کی فائرنگ کر دی۔ بیوی نیم جان ہو کر بے ہوش ہو گئی۔ محلّہ والوں کو شوہر نامدار نے بیان دیا کہ میں نے آج فلاں وقت اسے یہ سینڈل پہنے ہوئے فلاں سینما گھر میں جاتے دیکھا ہے، یہ میری غیر موجودگی میں سینما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے جاتی ہے' لیکن یہ شوہر کی محض بھول تھی۔ حقیقت اس کے خلاف تھی اور لوگوں نے دلائل سے ثابت کر دیا کہ خاتون خانہ گھر سے نکلی ہی نہیں ہے۔ یہ سن کر شوہر پر غشی طاری ہو گئی اور وہ اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگا۔

علماء آئے اور حلالہ کی تجویز پیش ہوئی' عورت نے کہا' میرا کیا قصور ہے کہ میں غیر مرد کا مونھ دیکھوں' قصور تو میاں نے کیا ہے' یہ کیسا انصاف ہے کہ مرد کی غلطی کی سزا بیچاری معصوم بے خبر عورت کو دی جائے' پھر اس نے اسلام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی شریعت کی سچائی کی دہائی دی اور قوم سے انصاف کا مطالبہ کیا۔

یہی وہ وقت ہے جب شریعت اسلامیہ نے ہر خطا کار اور جاہل انسان کو اس کی خطا پر تنبیہ کرتے ہوئے حق اور انصاف کی راہ دکھائی ہے' اس جاہل مرد کو جب یہ معلوم ہوا کہ ایسے حادثات میں شریعت نے اس کی تین طلاق کو ایک رجعی قرار دیا ہے' تم کو معاذ اللہ حلالہ کی ضرورت نہیں' صرف محبت اور پیار کے ساتھ بیوی سے رجعت کر لینے کی ضرورت ہے اور بس' تو اس نے شریعت کی سہولت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

یہ مختصر رسالہ مذہبی حد بندیوں کے جمود کو ڈھیلا کر کے جاہل اور ان پڑھ مسلمان مردوں اور مظلوم اور بے خطاء خواتین کے دکھے دلوں کو مداوا پیش کرتا ہے۔ اس رسالہ میں طلاق کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے' امید ہے کہ اسے تعصب کی عینک اتار کر بصیرت کی نگاہ سے پڑھا جائے گا۔

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک امت بن کر اسلامی اتحاد کو مضبوط کرنے کی توفیق بخشے اور مسلمان' مذاہب کی حد بندیوں سے نکل کر کتاب و سنت کی عام شاہراہ پر چلنے لگیں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری — مختار احمد ندوی

جون ۱۹۹۴ء — مدیر الدار السلفیہ بمبئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکٹھی تین طلاقیں صرف ایک شمار ہوگی

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت اکٹھی تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ تینوں واقع نہیں ہوں گی بلکہ صرف ایک ہی شمار ہوگی' اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ۔ (البقرة: ۲۲۹) ''طلاق دو مرتبہ ہے۔''

لفظ ''مرتان'' مرة کا تثنیہ ہے جس کا معنی یہ ہے کہ ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ' یعنی وقفہ کے ساتھ' یہ معنی نہیں کہ اکٹھی دو طلاقیں جیسا کہ درج ذیل آیت بھی اس پر شاہد ہے:

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (النور: ۵۸)

اس آیت میں لفظ مرات مرة کی جمع ہے' اس لفظ کے بعد تین اوقات بیان کئے گئے ہیں جن میں وقفہ ہے' نہ کہ اکٹھے (یعنی ایک مرتبہ فجر سے پہلے' دوسری مرتبہ دوپہر کو' تیسری مرتبہ نماز عشاء کے بعد) لہٰذا معلوم ہوا کہ پہلی آیت میں بھی وقفہ کے ساتھ طلاقیں دینا مراد ہے' نہ کہ اکٹھی۔

② سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اِسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ۔

''عہد رسالت' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سال تک تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے ایسے معاملہ میں جلدی کی ہے جس میں ان کے لئے سہولت دی گئی تھی' پس چاہیے کہ ہم اسے نافذ کر دیں' لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ان پر جاری کر دیا (یعنی تینوں طلاقوں کے بیک وقت واقع ہونے کا حکم دے دیا۔)''[1]

[1] مسلم (۱٤۷۲) كتاب الطلاق: باب طلاق الثلاث' ابو داود (۲۱۹۹) كتاب الطلاق: باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث' نسائی (۱٤٤٥/٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ سیدنا ابورکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں' پھر اس پر نادم و پشیمان ہوئے' تو رسول اللہ ﷺ نے ابورکانہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِنَّهَا وَاحِدَةٌ۔ "وہ تینوں طلاقیں ایک ہی ہے۔" ❶

④ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابورکانہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم سیدہ ام رکانہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرلو' انہوں نے عرض کیا میں نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا۔ "مجھے معلوم ہے' تم اس سے رجوع کرلو۔" ❷

اگر تینوں طلاقیں واقع ہو جاتیں تو نبی کریم ﷺ سیدنا ابورکانہ رضی اللہ عنہ کو رجوع کا حکم نہ دیتے' بلکہ سیدہ ام رکانہ رضی اللہ عنہا کو کسی اور شخص سے نکاح کا مشورہ دیتے۔

⑤ سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ۔

"نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے ڈالی ہیں' آپ ﷺ غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں بھی تمہارے درمیان موجود ہوں' حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر ڈالوں۔" ❸

---

❶ احمد (۱/ ۲٦٥) بلوغ المرام (۱۰۰۹) شیخ صبحی حلاق نے اسے حسن کہا ہے۔التعلیق علی سبل السلام (٦/ ۲۱۲)

❷ حسن: صحیح ابوداؤد (۱۹۲۲) کتاب الطلاق: باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث' ابوداؤد (۲۱۹٦) مزید اس روایت کے لئے دیکھئے ابوداود (۲۲۰٦) کتاب الطلاق: باب فی البتة' ترمذی (۱۱۷۷) کتاب الطلاق واللعان: باب ماجاء فی الرجل یطلق امراته البتة' ابن ماجه (۲۰۵۱) کتاب الطلاق: باب طلاق البتة' دار قطنی (٤/ ۳٤۔۳٥) کتاب الطلاق والخلع والایلاء' ابن حبان (۱۰/ ۹۷) (٤۲۷٤) کتاب الطلاق: باب الرجعة' مستدرك حاكم (۲/ ۱۹۹)

❸ صحیح: غاية المرام (۲٦۱) التعليق على الروضة الندية للالبانى (۲/ ٤۷) نسائى (۳٤۳۰) كتاب الطلاق باب الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ درحقیقت ایک ہی شمار ہوگی۔ سیدنا ابن عباس، سیدنا زبیر بن عوام، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا علی، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم امام عکرمہ اور امام طاؤس رحمہم اللہ وغیرہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ ❶

(شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ) اسی کے قائل ہیں۔ ❷

(امام ابن قیم رحمہ اللہ) اسی موقف کو ترجیح دیتے ہیں۔ ❸

(شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اکٹھی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی۔ ❹

ایک دوسرے فتوے میں فرماتے ہیں کہ درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ ❺

(سعودی مجلس افتاء) اگر مرد اپنی بیوی کو ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو علماء کے صحیح تر قول کے مطابق صرف ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ ❻

---

❶ اغاثة اللهفان (١/ ٣٢٩) فتح الباری (١٠/ ٤٥٦)

❷ الفتاوى (٣/ ١٦ ، ١٧)

❸ زاد المعاد (٥/ ٢٤١) اعلام الموقعين (٣/ ٣٠)

❹ فتاوى اسلامية (٣/ ٤٩)

❺ فتاوى ابن باز' مترجم (١/ ١٧٧)

❻ فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (٢٠/ ١٦٣)

ماخوذ از: طلاق کی کتاب تالیف وتخریج: حافظ عمران ایوب لاہوری۔

تحقیق وافادات: محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ صفحہ ۹۲۔۹۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مجلس کی تین طلاق ایک طلاق شمار ہوتی ہے

طلاق اور احناف:

احناف کے نزدیک طلاق کی تین اقسام ہیں: ① احسن ② حسن ③ بدعی

1 احسن کی تعریف:

فَالْاَ حْسَنُ اَنْ يُّطَلِّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فِيْ طُهْرٍ لَّمْ يُجَامِعْهَا فِيْهِ وَيَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا۔ (هداية كتاب الطلاق باب طلاق السنة ج ٢ ص ٣٥٤)

''احسن طلاق یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طہر (پاکی) کے زمانہ میں، جس پاکی کے زمانہ میں اس نے اس سے جماع نہ کیا ہو طلاق دے اور پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت گذر جائے۔''

2 حسن کی تعریف:

وَالْحَسَنُ هُوَ الطَّلَاقُ السُّنَّةُ وَهُوَ اَنْ يُّطَلِّقَ الْمَدْخُوْلَ بِهَا ثَلَاثًا فِيْ ثَلَاثَةِ اَطْهَارٍ۔ (هداية ج ٢ ص ٣٥٤)

''حسن طلاق (اور) وہ (بھی) سنت ہے، اور وہ یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو جس سے اس نے جماع کیا ہو، تین پاکی کے دور میں تین طلاق دے۔''

3 بدعی کی تعریف:

وَطَلَاقُ الْبِدْعَةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا ثَلَاثًا بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ ثَلَاثًا فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَكَانَ عَاصِيًا۔ (هداية ج٢ ص ٣٥٥)

''اور طلاق بدعی یہ ہے کہ شوہر بیوی کو ایک ہی کلمہ میں تین طلاق دے یا ایک ہی طہر میں تین طلاق دے، یہ طلاق بھی واقع ہو جائے گی لیکن طلاق دینے والا گنہگار ہوگا۔''

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ ایک طہر میں تین طلاق کو بدعت بھی کہتے ہیں اور پھر اس بدعت کو تسلیم بھی کرتے ہیں، بدعت تو ایسی چیز ہے کہ اسے مسترد کر دینا چاہیے تھا نہ کہ تسلیم کرتے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (صحیح بخاری و مسلم)

''جو ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے تو وہ نئی بات مسترد کر دی جائے گی۔''

طلاق بدعی کو بدعت ہونے کی وجہ سے مسترد کر دینا چاہیے تھا اور اسے صرف اس حد تک تسلیم کرنا چاہیے تھا کہ جس حد تک شوہر کو طلاق کے سلسلہ میں شریعت نے اختیار دیا ہے' یعنی اسے ایک سمجھنا چاہیے تھا کیونکہ شریعت نے شوہر کو ایک طہر میں صرف ایک طلاق دینے کا اختیار دیا ہے (جیسا کہ آگے آ رہا ہے) لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا' بدعت بھی کہا اور تسلیم بھی کر لیا۔

الغرض پہلی دو طلاقیں یعنی احسن اور حسن شریعت کے مطابق ہیں' لہٰذا وہ صحیح ہیں اور اسی وجہ سے احناف انہیں طلاق السنۃ کہتے ہیں' لیکن تیسری طلاق خود ان کے کہنے کے مطابق بدعت ہے' یعنی سنت سے ثابت نہیں' لہٰذا وہ باطل ہے۔ اسے مسترد کر دینا چاہیے تھا۔

غور طلب امر:

احناف احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ طلاق بدعت بھی سنت سے ثابت ہے' اگر طلاق بدعت بھی سنت سے ثابت ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ اسے طلاق بدعی کیوں کہا جاتا ہے اور کیوں نہیں کہا جاتا کہ ایک طہر میں تین طلاق دینا بھی سنت ہے' بدعت نہیں؟

حیرت کی بات ہے کہ اسے بدعت بھی کہتے ہیں اور سنت سے ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں' یہ کیسی تضاد بیانی ہے؟

متقدمین احناف نے اس تیسری قسم کی طلاق کو بدعت کہا' کیونکہ وہ جانتے اور تسلیم کرتے تھے کہ طلاق کی یہ قسم سنت سے ثابت نہیں' لیکن متاخرین احناف اپنے بزرگوں کو جھٹلا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح اسے سنت سے ثابت کر دیں۔ متقدمین کے نزدیک تو کوئی ایسی حدیث نہیں تھی جس سے وہ اس طلاق کو ثابت کرتے' لیکن متاخرین احادیث کو توڑ مروڑ کر اس طلاق کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' لیکن وہ کوشش بھی بے سود ہے۔

ایک طہر میں تین طلاق کی حیثیت:

رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک طہر کی تین طلاقوں کو ایک سمجھا جاتا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خَلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطلاق جق ص ۶۲۹)

''رسول اللہ ﷺ کے دور میں' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے (ابتدائی) دوسالوں میں تین طلاقوں کو ایک سمجھا جاتا تھا۔''

اللہ تعالیٰ کا قانون:

اللہ تعالیٰ کا قانون دائمی اور قیامت تک کے لئے ہے کوئی بھی اس میں کمی بیشی اور اس کو تبدیل کرنے کا اختیار نہیں رکھتا' اگر کوئی تبدیلی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہوتی' بعد میں تبدیلی ناممکن ہے' کسی کو اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو منسوخ کر دے اور اپنے حکم یا رائے کو نافذ کر دے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی بیک وقت دی ہوئی تین طلاقیں تین شمار ہوتی تھیں' تو ان کا یہ قول باطل ہے' کیونکہ صحیح مسلم کی مندرجہ بالا حدیث میں اس کی کھلی تردید ہے' الغرض طلاق کے سلسلہ میں قوانین الٰہیہ اٹل ہیں۔

www.kitabosunnat.com

① تین طلاقیں تین طہر میں ہونی چاہئیں اور

② ایک طہر کی تین طلاقیں ایک شمار ہونی چاہئیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہی قوانین الٰہی کی حفاظت کی۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک طہر میں تین طلاق دینے کے واقعات شاذ و نادر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے ایسا کیا تھا تو آپ سخت ناراض ہوئے تھے۔

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔ (نسائی کتاب الطلاق باب الثلاث المجموعة ج ۲ ص ۸۳)

''رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں' تو رسول اللہ ﷺ غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے حالانکہ ابھی میں تم میں موجود ہوں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت میں تین طلاق دینا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مذاق ہے اور رسول اللہ ﷺ ایسی طلاق پر سخت غضبناک ہوئے تھے۔ تعجب ہے پھر بھی یہ طلاق جاری ہے اور تسلیم کی جاتی ہے' کیا تسلیم کرنے والے اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ رشیدیہ کی شہادت

مشہور حنفی عالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے مرتب کردہ فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ نمبر ۳۹۳ کتاب الطلاق پر تین طلاق کے بارہ میں درج ذیل فتویٰ درج ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے محققین شریعت...... اس مسئلہ میں کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ میں دفعۃً واحداۃ یک لخت کہ یہ عندالشرع ملت بیضاء میں حرام وممنوع وبدعت ہیں اگر کوئی شخص بایں ہیئت دیوے تو رجعت حالت مذکورہ بالا میں حسب احادیث صحیحہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟............ (مرسلہ عزیز الدین مراد آبادی)

جواب: ایک مجلس میں تین طلاقیں دے کر خاوند رجوع کرسکتا ہے کیونکہ حدیث صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے شروع زمانہ خلافت میں بھی دستور تھا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مندرجہ صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اِسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ۔

'سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو تینوں کو تین قرار دیا تو یہ حکم ان کا سیاسی تھا' شرعی نہ تھا' کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منصب شریعت نہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اشاعت دین کا عظیم مرکز

اِدارہ تبلیغ اِسلام جام پور ضلع راجن پور

تعارف: ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ملک بھر میں منفرد و عظیم ادارہ ہے جس کے ذریعے مختلف مسائل پر دینی لٹریچر چھپوا کر بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کیا جاتا ہے، ادارہ ہذا کی طرف سے لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر ہزاروں لوگ اپنے عقیدے و عمل کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن چکے ہیں۔

مقاصد: ادارہ ہذا کے قیام کے بنیادی مقاصد یہ ہیں کہ ملک میں خالص توحید و سنت کی دعوت کو عام کیا جائے۔ اثبات توحید خالص، اتباع رسول اللہ ﷺ فکر آخرت، اعمال صالح وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے اور شرک و بدعت، رسم و رواج، عریانی، بے حیائی اور گمراہی کے طور طریقوں سے لوگوں کو بچنے کی موثر دعوت پیش کی جائے۔اب جبکہ ملحد اور گمراہ فرقے اپنے باطل نظریات و عقائد کو عام کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں، تو ایسے حالات میں قرآن و سنت پر مبنی لٹریچر عام کرنے کی اشد ضرورت ہے، ادارہ تبلیغ اسلام جام پور اس سلسلہ میں موثر کردار ادا کر رہا ہے۔

ملک بھر میں تقسیم: ملک بھر میں ہزاروں مقامات پر بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے لٹریچر پہنچا کر تبلیغ دین حق کا فریضہ انجام دیا جا رہا ہے، ہزاروں لوگ ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کر کے توحید و سنت کی سچی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔

اہل خیر کی ذمہ داری: تمام اہل خیر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ تبلیغ و اشاعت کے اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے حتی المقدور مالی اعانت فرما کر ادارہ کی سرپرستی فرمائیں تاکہ یکسوئی کے ساتھ فروغ اسلام کے اس عظیم پروگرام کو موثر طور پر جاری رکھا جاسکے جو صدقہ جاریہ اور عظیم جہاد ہے۔

محمد یٰسین راہی

مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان

اِدارہ تبلیغ اِسلام

جام پور ضلع راجن پور

0604-567218, 0333-8556473